راشٹریہ سہارا

27 JUL 2022

داراشکوہ نے ہندوستان میں بین مذہبی مکالمہ متعارف کروایا: پروفیسر طارق منصور

مانو میں بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح۔ ممتاز علی، مہدی شاہرخی، پروفیسر عین الحسن ودیگر کے خطاب

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) ہندوستان میں مغل شہزادہ داراشکوہ نے بین مذہبی مکالمہ کا آغاز کیا تھا۔ داراشکوہ، فارسی وسنسکرت کے اسکالر تھے۔ انہوں نے سنسکرت سیکھنے کیلئے بنارس کا دورہ کیا اور وہاں ایک سال تک قیام کیا۔ اپنشد جسے داراشکوہ نے سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا تھا اس کا یوروپی اسکالرس نے لاطینی اور فرانسیسی میں ترجمہ کرتے ہوئے اسے عام کیا۔ داراشکوہ اپنے دربار میں ہندو، مسلم، عیسائی ودیگر مذہبی شخصیتوں کو جمع کر کے مذہب پر مکالمہ کیا کرتے تھے۔ داراشکوہ فلسفی، فنکار اور آرکیٹیکٹ بھی تھے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر طارق منصور، وائس چانسلر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی وسنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے 'مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریۂ صلح کل کی مشعل راہ' کے موضوع پر دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ جناب مہدی شاہرخی، قونصل جنرل آف اسلامی جمہوریہ ایران، حیدرآباد؛ حاجی سید سلمان چشتی، گدی نشین، درگاہ اجمیر شریف اور جناب سراج الدین قریشی، صدر، انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر، نئی دہلی نے بحیثیت مہمانانِ اعزازی شرکت کی۔ پروفیسر طارق منصور نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داراشکوہ پر ایک مرکز قائم ہے۔ اس کے تحت مختلف پروگرامس منعقد کیے گئے جس میں اندرون ملک اور ایران سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔ جناب ممتاز علی، چانسلر نے کلیدی خطبہ میں کہا کہ داراشکوہ نے کئی کتابیں لکھیں اور اُپنکھت کے عنوان سے اپنشد کا ترجمہ کیا۔ جسکے باعث بڑے پیمانے پر دنیا کو اس کی معنویت کا علم ہوا۔ لوگوں نے ہندوستانی ثقافت کو جانا۔ انہوں نے اپنی خودنوشت میں خود کو فقیر قرار دیا ہے۔ صوفی، مہاتما ایسی باتوں کو بھی سمجھتے ہیں جو عام لوگوں کے سمجھ نہ آتی ہوں اور اسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے کہا کہ سیکھنے کے مختلف پہلو ہوتے ہیں اور داراشکوہ نے ہمیں زبانوں کا احترام سکھایا ہے۔ ان کے اجداد کی زبان ترکی تھی، خود ان کی زبان فارسی تھی، عربی مذہبی زبان ہونے کے باعث انہوں نے سیکھ لی اور انہوں نے خصوصی طور پر سنسکرت بھی سیکھی۔ حاجی سید سلمان چشتی، گدی نشین، درگاہ اجمیر شریف نے کہا کہ ہمیں نیوز چینل پر دکھائے جارہے مباحثوں کو نظر انداز کرنا چاہیے اور اساتذہ، سائنسداں اور ماہرین کو مباحثے منعقد کرتے ہوئے بہتر نتائج حاصل کرنے چاہئیں۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ نے 800 سال قبل یہاں محبت، اخوت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا تھا۔ داراشکوہ اجمیر میں پیدا ہوئے تھے۔ ان میں یہ صفات تھیں۔ اسی لیے وہ اپنے آپ کو فقیر کہتے تھے۔

Sakshi

రెండురోజుల అంతర్జాతీయ సదస్సు ప్రారంభం

ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో దారాషికో రచించిన పుస్తకాన్ని ఆవిష్కరిస్తున్న అతిథులు

రాయదుర్గం: గచ్చిబౌలిలోని మౌలానా ఆజాద్ జాతీయ ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో మంగళవారం 'మజ్మా–ఉల్–బహ్రైయిన్ ఆఫ్ దారా షికో హర్బింగర్ ఆఫ్ ప్లూరలిస్టిక్ అప్రోచ్ టు వర్డ్స్ రిలీజియన్ అండ్ స్పిరుచ్యువాలిటీ' అనే అంశంపై పర్షియన్ అండ్ సెంట్రల్ ఏషియన్ స్టడీస్ రెండు రోజుల అంతర్జాతీయ సదస్సును అలీఘడ్ ముస్లిం యూనివర్సిటీ వైస్‌చాన్స్‌లర్ ప్రొఫెసర్ తారిఖ్ మన్సూర్ ప్రారంభించారు.అంతకు ముందు దారా షికో రచించిన పుస్తకాలను ఆవిష్కరించారు. ఈ సందర్భంగా ప్రొఫెసర్ తారిఖ్‌మన్సూర్ మాట్లాడుతూ దారా షికో మొఘల్ యువరాజు, షాజహాన్ చక్రవర్తి కుమారుడని, భారత్‌లో మతాంతర సంభాషణలను ప్రవేశపెట్టి ఘనత పొందారని తెలిపారు. సంస్కృతం నేర్చుకోవడానికి స్వయంగా బనారస్ వెళ్లాడని గుర్తు చేశారు. దారా షికో ఉపనిషత్‌ను సంస్కృతం నుంచి పర్షియన్ భాషలోకి అనువదించడం భారత్ లోనే కాకుండా యూరప్‌లోనూ గొప్ప ప్రభావాన్ని చూపిందన్నారు. కార్యక్రమంలో ఉర్దూ యూనివర్సిటీ చాన్స్‌లర్ ముంతాజ్‌అలీ, ఇరాన్ ఇస్లామిక్ రిపబ్లిక్ కాన్సుల్ జనరల్ మెహది షారూఖీ, హాజీ సయ్యద్ సల్మాన్ చిస్తి, నషీన్, ఇండియా ఇస్లామిక్ కల్చరల్ సెంటర్ అధ్యక్షులు సిరాజుద్దీన్ ఖురేషి, యునెస్కో ఈడీ, ఈపీఎస్ మాజీ డైరెక్టర్ డాక్టర్ మీర్ అక్తర్ హుస్సేన్, రిజిస్ట్రార్ ప్రొఫెసర్ ఎస్‌కే ఇష్తియాక్ అహ్మద్, పలువురు ప్రొఫెసర్లు, అధికారులు, విద్యార్థులు పాల్గొన్నారు.

منصف
27 / 7 / 2022

داراشکوہ نے ہندوستان میں بین مذہبی مکالمہ متعارف کروایا: پروفیسر طارق

مانو میں بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح۔ ممتاز علی، مہدی شاہرخی، پروفیسر عین الحسن ودیگر کے خطاب

حیدرآباد۔ 26/ جولائی (پریس نوٹ) ہندوستان میں مغل شہزادہ داراشکوہ نے بین مذہبی مکالمہ کا آغاز کیا تھا۔ دارا شکوہ، فارسی و سنسکرت کے اسکالر تھے۔ انہوں نے سنسکرت سیکھنے کے لئے بنارس کا دورہ کیا اور وہاں ایک سال تک قیام کیا۔ اپنشد جسے داراشکوہ نے سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا تھا اس کا یوروپی اسکالرس نے لاطینی اور فرانسیسی میں ترجمہ کرتے ہوئے اسے عام کیا۔ داراشکوہ اپنے دربار میں ہندو، مسلم، عیسائی ودیگر مذہبی شخصیتوں کو جمع کر کے مذہب پر مکالمہ کیا کرتے تھے۔ داراشکوہ فلسفی، فنکار اور آرکیٹیکٹ بھی تھے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر طارق منصور، وائس چانسلر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے "مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریۂ صلح کل کی مشعل راہ" کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ مہدی شاہرخی، قونصل جنرل آف اسلامی جمہوریہ ایران ،حیدرآباد؛ حاجی سید سلمان چشتی، گدی نشین، درگاہ اجمیر شریف اور سراج الدین قریشی ،صدر، انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر، نئی دہلی نے بحیثیت مہمانان اعزازی شرکت کی۔ پروفیسر طارق منصور نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داراشکوہ پر ایک مرکز قائم ہے۔ اس کے تحت مختلف پروگرامس منعقد کیے گئے جس میں اندرون ملک اور ایران سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ داراشکوہ پر ایک ویب سائٹ بھی شروع کی گئی ہے۔ داراشکوہ کی دلی خواہش تھی کہ وہ لوگوں میں موجود غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔ ممتاز علی، چانسلر نے کلیدی خطبہ میں کہا کہ داراشکوہ نے کئی کتابیں لکھیں اور اُپنکھت کے عنوان سے اپنشد کا ترجمہ کیا۔ جس کے باعث بڑے پیمانے پر دنیا کو اس کی معنویت کا علم ہوا۔ لوگوں نے ہندوستانی ثقافت کو جانا۔ انہوں نے اپنی خودنوشت میں خود کو فقیر قرار دیا ہے۔ صوفی، مہاتما ایسی باتوں کو بھی سمجھتے ہیں جو عام لوگوں کے سمجھ نہ آتی ہوں اور اسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اسے سمجھنے کے لئے روحانی ادراک ضروری ہے۔ داراشکوہ نے خود بھی ادراک کیا اور صوفیوں اور مہاتماؤں سے مل کر بھی استفادہ کیا۔ علم کے دو سمندر وید اور قرآن ہزار سال قبل جب ملے دونوں نے سچائی کو الگ الگ ناموں سے پکارا۔ ہم جو سوچتے ہیں اس پر عمل کرنا چاہئے اور اس کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے کہا کہ سیکھنے کے مختلف پہلو ہوتے ہیں اور داراشکوہ نے ہمیں زبانوں کا احترام سکھایا ہے۔ ان کے اجداد کی زبان ترکی تھی، خود ان کی زبان فارسی تھی، عربی مذہبی زبان ہونے کے باعث انہوں نے سیکھ لی اور انہوں نے خصوصی طور پر سنسکرت بھی سیکھی۔ داراشکوہ کا پیام تھا سب سے محبت کرو، نفرت کسی سے نہیں۔ اسی لئے انہیں عالمی شخصیت کہا جاسکتا ہے۔ خود کو سمجھنے کے لئے آپ کو اپنی روح سے مکالمہ کرنا ہوگا کہ کیسے لوگوں کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔ حالانکہ وہ شاہ جہاں کے جانشین تھے لیکن دونوں کی سماجی' ثقافتی و سماجی مذہبی سوچ مختلف تھی۔ اگر داراشکوہ مزید 20 تا 30 سال اور زندہ رہتے تو انسانیت کے لئے مہاتما ثابت ہوتے۔ حاجی سید سلمان چشتی، گدی نشین، درگاہ اجمیر شریف نے کہا کہ ہمیں نیوز چینل پر دکھائے جارہے مباحثوں کو نظر انداز کرنا چاہیے اور اساتذہ، سائنسداں اور ماہرین کو مباحثے منعقد کرتے ہوئے بہتر نتائج حاصل کرنے چاہئیں۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ نے 800 سال قبل یہاں محبت، اخوت اور بھائی چارہ کا پیغام دیا تھا۔ انہوں نے سورج جیسی شفقت، دریا جیسی سخاوت، زمین جیسی خاطر تواضع کو اپنے کردار میں اتار لینے کی تعلیم دی۔ یعنی سبھی سے محبت اور سبھی کی خدمت۔ داراشکوہ اجمیر میں پیدا ہوئے تھے۔ ان میں یہ صفات تھیں۔ اسی لیے وہ اپنے آپ کو فقیر کہتے تھے۔ مہدی شاہرخی اور سراج الدین قریشی نے بھی خطاب کیا۔ میر اصغر حسین، سابق ڈائرکٹر، ای ڈی/ ای پی ایس، یونیسکو، پیرس؛ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار، مانو؛ پروفیسر آذرمی دخت صفوی، مشیر، پرشین ریسرچ انسٹیٹیوٹ، اے ایم یو، پروفیسر نرگس جابری نصب، ایران' امر حسن، شام بھی موجود تھے۔ مانو کی مرتبہ تصنیف داراشکوہ کے خطوط "مکتوباتِ داراشکوہ و بنام داراشکوہ" مع اردو ترجمہ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی داراشکوہ پر کتاب کا اجراء عمل میں آیا۔ ایک ڈاکیومنٹری بھی ریلیز کی گئی۔ پروفیسر عزیز بانو، ڈین اسکول آف لینگویجس نے خیر مقدم کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز نے کاروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ 27/ جولائی کو 6:30 بجے شام اوپر ایئر تھیٹر میں داراشکوہ پر ڈرامہ پیش کیا جائے گا۔

49

THE INQUILAB
انقلاب

Wednesday, July 27, 2022, New Delhi, www.inquilab.com

داراشکوہ نے بین مذہبی مکالمہ متعارف کروایا: طارق منصور

مولانا آزاد اردو یونیورسٹی میں بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح، ممتاز علی، مہدی شاہرخی، پروفیسر عین الحسن وغیرہ نے بھی خطاب کیا

حیدرآباد (پریس ریلیز) ہندوستان میں مغل شہزادہ داراشکوہ نے بین مذہبی مکالمہ کا آغاز کیا تھا۔ داراشکوہ، فارسی و سنسکرت کے اسکالر تھے۔ انہوں نے سنسکرت سیکھنے کے لیے بنارس کا دورہ کیا اور وہاں ایک سال تک قیام کیا۔ اپنشد جسے داراشکوہ نے سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا تھا اس کا یوروپی اسکالرس نے لاطینی اور فرانسیسی میں ترجمہ کرتے ہوئے اسے عام کیا۔ ان خیالات کا اظہار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر طارق منصور نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے ”مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریۂ صلح کل کی مشعل راہ“ کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ مہدی شاہرخی، قونصل جنرل آف اسلامی جمہوریہ ایران، حیدرآباد؛ حاجی سید سلمان چشتی، گدی نشین، درگاہ اجمیر شریف اور سراج الدین قریشی، صدر، انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر، نئی دہلی نے بحیثیت مہمانانِ اعزازی شرکت کی۔ پروفیسر طارق منصور نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں داراشکوہ پر ایک مرکز قائم ہے۔ اس کے تحت مختلف پروگرام منعقد کیے گئے، جس میں اندرون ملک اور ایران سے بھی مہمانوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ داراشکوہ پر ایک ویب سائٹ بھی شروع کی گئی ہے۔ داراشکوہ کی دلی خواہش تھی کہ وہ لوگوں میں موجود غلط فہمیوں کا ازالہ کریں۔ چانسلر ممتاز علی نے کلیدی خطبہ میں کہا کہ داراشکوہ نے کئی کتابیں لکھیں اور اُپنکھت کے عنوان سے اپنشد کا ترجمہ کیا۔ جس کے باعث بڑے پیمانے پر دنیا کو اس کی معنویت کا علم ہوا۔ لوگوں نے ہندوستانی ثقافت کو جانا۔ انہوں نے اپنی خود نوشت میں خود کو فقیر قرار دیا ہے۔ صوفی، مہاتما ایسی باتوں کو بھی سمجھتے ہیں جو عام لوگوں کے سمجھ نہ آتی ہوں اور اسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اسے سمجھنے کے لیے روحانی ادراک ضروری ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن نے کہا کہ سیکھنے کے مختلف پہلو ہوتے ہیں اور داراشکوہ نے ہمیں زبانوں کا احترام سکھایا ہے۔ ان کے اجداد کی زبان ترکی تھی، خود ان کی زبان فارسی تھی، عربی مذہبی زبان ہونے کے باعث انہوں نے سیکھ لی اور انہوں نے خصوصی طور پر سنسکرت بھی سیکھی۔ داراشکوہ کا پیام تھا سب سے محبت کرو، نفرت کسی سے نہیں۔ حاجی سید سلمان چشتی نے کہا کہ ہمیں نیوز چینل پر دکھائے جارہے مباحثوں کو نظر انداز کرنا چاہیے اور اساتذہ، سائنسداں اور ماہرین کو مباحثے منعقد کرتے ہوئے بہتر نتائج حاصل کرنے چاہئیں۔ مہدی شاہرخی اور سراج الدین قریشی نے بھی خطاب کیا۔ میر اصغر حسین، پروفیسر اشتیاق احمد، پروفیسر آذرمی دخت صفوی، پروفیسر نرگس جابری نصب، امر حسن بھی موجود تھے۔ مانو کی مرتبہ تصنیف داراشکوہ کے خطوط ’مکتوباتِ داراشکوہ و بنام داراشکوہ‘ مع اردو ترجمہ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی داراشکوہ پر کتاب کا اجراء عمل میں آیا۔ ایک ڈاکیومنٹری بھی ریلیز کی گئی۔ پروفیسر عزیز بانو نے خیر مقدم کیا اور پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔

28 JUL 2022

رہنمائے دکن

ناقابل تصور تنوع کے باوجود ہندوستان کے خمیر میں شمولیت کا عنصر

مانو میں داراشکوہ پر بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 27/جولائی (پریس نوٹ) ہندوستان کے لوگوں کی دعاء ہوتی ہے کہ سب کا بھلا ہو۔ سب ایک ہیں۔ سب کو اللہ اور ایشور نے بنایا

ہے۔ داراشکوہ نے اسے سمجھا اور لوگوں تک پہنچایا۔ دنیا میں ہر ملک اپنی ایک علیحدہ خصوصیت رکھتا ہے۔ ہندوستان واحد ملک ہے جو ناقابل تصور اور لامحدود تنوع کے باوجود اپنے خمیر میں شمولیت کا عنصر رکھتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر کرشنا گوپال، ممتاز اسکالر، داراشکوہ اسٹڈیز نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے ”مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریۂ صلح کل کی مشعل راہ“ کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ جناب ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو سرپرست تھے۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال نے کہا کہ ہمارا ارادہ تھا کہ داراشکوہ کا کام یکجا ہوجائے اور اس کا ترجمہ اردو میں ہوجائے۔ ہندوستانی روایت کا بڑا حصہ مکالمہ پر مبنی ہے۔ اس سے قبل کسی نے کیا ہو اس کی اطلاع نہیں ملتی۔ داراشکوہ نے ہندو مسلم دونوں میں مکالمہ کا آغاز کیا۔ اس نے دراصل مکالمہ کی روایت بحال کی۔ اس کے بعد اس نے بنارس، دہلی، آگرہ، لاہور، سری نگر میں لائبریریاں قائم کیں۔ جناب ممتاز علی، چانسلر، مانو نے کہا کہ اس طرح کی مزید کانفرنسیں ہونی چاہئیں جس میں مکالمہ ہو اور مختلف موضوعات پر بحث ہو۔ مجمع البحرین کانفرنس کے بعد امید ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھیں گے اور اس بارے میں سوچیں گے کہ کس طرح امن و آشتی کا ماحول فروغ پائے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میری کئی شناختیں ہوسکتی ہیں جیسے میں الہ آباد، بنارس، دہلی میں رہا اور آج یہاں حیدرآباد میں مانو میں ہوں۔ لیکن میں جب کہیں باہر جاتا ہوں تو میری ایک ہی ایک شناخت ہوتی ہے کہ میں ہندوستانی ہوں۔ یہی میری اصل شناخت ہے۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے کہا کہ اگر اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو پہلے خود کو پہچانو۔ انسان اللہ کا خلیفہ ہے۔ ہندوازم کے مطابق بھی آتمائیں پرماتما میں مل جاتی ہیں۔ داراشکوہ علم کا پیاسا تھا۔ اس نے جہاں سے علم ملا، اسے لے لیا اور پھر مجمع البحرین لکھی۔ اس کانفرنس کے مقالوں پر مبنی جب کتاب شائع ہوگی تو اس سے لوگوں میں بیداری آئے گی۔ انہوں نے یہاں موجود وائس چانسلرس سے درخواست کی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں مذہبی تقابلی مطالعات کے شعبہ قائم کریں۔ پروفیسر فیضان مصطفیٰ، وائس چانسلر، نلسار یونیورسٹی آف لاء، حیدرآباد نے کہا کہ داراشکوہ نے دلیل بنائی کہ ریاست کا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ کس طرح رشتہ ہوگا۔ یہی سیکولرزم ہے۔ مجمع البحرین میں داراشکوہ نے کہا تھا کہ یہ کتاب خود اس کے لیے ہے کیوں کہ وہ بادشاہ بننے والا تھا، اس کے اہل خانہ کے لیے ہے جو آگے چل کر گورنر وغیرہ بنیں گے اور ریاست کو چلائیں گے اور صوفیوں کے لیے۔ داراشکوہ نے جو لکھا اس سے قبل چچ نامہ میں 712 میں ہندوؤں کو اہل کتاب قرار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مغلوں سے قبل مسلم حکمرانوں نے بھی مقامی ہندوؤں کو اہم مقام دیا تھا۔ مالگذاری میں عموی طور پر مسلم حکمرانوں کے پاس ہندو وزراء ہوا کرتے تھے۔ پروفیسر ٹی وی کٹی منی، وائس چانسلر، سنٹرل یونیورسٹی آف آندھراپردیش نے کہا کہ ترجمہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے روزگار کا۔ داراشکوہ بادشاہ تو نہیں بنا، لیکن وہ فن، فلسفہ، ادب و علم کا بادشاہ بنا۔ آج ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ دو مذہبوں کے درمیان کس طرح پل بنایا جاسکتا ہے، اس پر مباحثے ہوتے رہے ہیں لیکن اس پل کی بنیاد داراشکوہ نے ڈالی تھی۔ ڈاکٹر میر اصغر حسین، سابق ڈائرکٹر، یونیسکو نے کہا کہ داراشکوہ نے حکومت میں کامیابی تو حاصل نہیں کی لیکن اس کا مشن آج بھی معنی رکھتا ہے۔ مانو اس کے مشن کو آگے کتابوں کے ترجمہ کے ذریعہ بڑھا سکتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اردو کو ختم کیا جارہا ہے جب کہ زبان دریا کی طرح ہوتی ہے۔ اسے روکا نہیں جاسکتا۔ اس موقع پر این سی پی یو ایل کی شائع کی گئی کتاب ”دیوان داراشکوہ“ کا اجراء عمل میں آیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز نے خیر مقدم کیا، کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ ابتداء میں داراشکوہ پر ایک ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔ RD

اعتماد

ناقابل تصور تنوع کے باوجود ہندوستان کے خمیر میں شمولیت کا عنصر

مانو میں داراشکوہ پر بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 27/جولائی (پریس نوٹ) ہندوستان کے لوگوں کی دعاء ہوتی ہے کہ سب کا بھلا ہو۔ سب ایک ہیں۔ سب کو اللہ اور ایشور نے بنایا ہے۔ داراشکوہ نے اسے سمجھا اور لوگوں تک پہنچایا۔ دنیا میں ہر ملک اپنی ایک علیحدہ خصوصیت رکھتا ہے۔ ہندوستان واحد ملک ہے جو ناقابل تصور اور لامحدود تنوع کے باوجود اپنے خمیر میں شمولیت کا عنصر رکھتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر کرشنا گوپال، ممتاز اسکالر، داراشکوہ اسٹڈیز نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے ”مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریۂ صلح کل کی مشعل راہ“ کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ جناب ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو سرپرست تھے۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال نے کہا کہ ہمارا ارادہ تھا کہ داراشکوہ کا کام یکجا ہوجائے اور اس کا ترجمہ اردو میں ہوجائے۔ ہندوستانی روایت کا بڑا حصہ مکالمہ پر مبنی ہے۔ اس سے قبل کسی نے کیا ہو اس کی اطلاع نہیں ملتی۔ داراشکوہ نے ہندو مسلم دونوں میں مکالمہ کا آغاز کیا۔ اس نے دراصل مکالمہ کی روایت بحال کی۔ اس کے بعد اس نے بنارس، دہلی، آگرہ، لاہور، سری نگر میں لائبریریاں قائم کیں۔ جناب ممتاز علی، چانسلر، مانو نے کہا کہ اس طرح کی مزید کانفرنسیں ہونی چاہئیں جس میں مکالمہ ہو اور مختلف موضوعات پر بحث ہو۔ مجمع البحرین کانفرنس کے بعد امید ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھیں گے اور اس بارے میں سوچیں گے کہ کس طرح امن و آشتی کا ماحول فروغ پائے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میری کئی شناختیں ہوسکتی ہیں جیسے میں الہ آباد، بنارس، دہلی میں رہا اور آج یہاں حیدرآباد میں مانو میں ہوں۔ لیکن میں جب کہیں باہر جاتا ہوں تو میری ایک ہی ایک شناخت ہوتی ہے کہ میں ہندوستانی ہوں۔ یہی میری اصل شناخت ہے۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے کہا کہ اگر اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو پہلے خود کو پہچانو۔ انسان اللہ کا خلیفہ ہے۔ ہندوازم کے مطابق بھی آتمائیں پرماتما میں مل جاتی ہیں۔ داراشکوہ علم کا پیاسا تھا۔ اس نے جہاں سے علم ملا، اسے لے لیا اور پھر مجمع البحرین لکھی۔ اس کانفرنس کے مقالوں پر مبنی جب کتاب شائع ہوگی تو اس سے لوگوں میں بیداری آئے گی۔ انہوں نے یہاں موجود وائس چانسلرس سے درخواست کی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں مذہبی تقابلی مطالعات کے شعبہ قائم کریں۔ پروفیسر فیضان مصطفیٰ، وائس چانسلر، نلسار یونیورسٹی آف لاء، حیدرآباد نے کہا کہ داراشکوہ نے دلیل بنائی کہ ریاست کا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ کس طرح رشتہ ہوگا۔ یہی سیکولرزم ہے۔ مجمع البحرین میں داراشکوہ نے کہا تھا کہ یہ کتاب خود اس کے لیے ہے کیوں کہ وہ بادشاہ بننے والا تھا، اس کے اہل خانہ کے لیے ہے جو آگے چل کر گورنر وغیرہ بنیں گے اور ریاست کو چلائیں گے اور صوفیوں کے لیے۔ مالگذاری میں عموی طور پر مسلم حکمرانوں کے پاس ہندو وزراء ہوا کرتے تھے۔ پروفیسر ٹی وی کٹی منی، وائس چانسلر، سنٹرل یونیورسٹی آف آندھراپردیش نے کہا کہ ترجمہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے روزگار کا۔ داراشکوہ بادشاہ تو نہیں بنا، لیکن وہ فن، فلسفہ، ادب و علم کا بادشاہ بنا۔ آج ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ دو مذہبوں کے درمیان کس طرح پل بنایا جاسکتا ہے، اس پر مباحثے ہوتے رہے ہیں لیکن اس پل کی بنیاد داراشکوہ نے ڈالی تھی۔ ڈاکٹر میر اصغر حسین، سابق ڈائرکٹر، یونیسکو نے کہا کہ داراشکوہ نے حکومت میں کامیابی تو حاصل نہیں کی لیکن اس کا مشن آج بھی معنی رکھتا ہے۔ مانو اس کے مشن کو آگے کتابوں کے ترجمہ کے ذریعہ بڑھا سکتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اردو کو ختم کیا جارہا ہے جب کہ زبان دریا کی طرح ہوتی ہے۔ اسے روکا نہیں جاسکتا۔ اس موقع پر این سی پی یو ایل کی شائع کی گئی کتاب ”دیوان داراشکوہ“ کا اجراء عمل میں آیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز نے خیر مقدم کیا، کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ ابتداء میں داراشکوہ پر ایک ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔ E

روزنامہ راشٹریہ سہارا
حیدرآباد۔28 جولائی، 2022ء، جمعرات
CHARMINAR
www.roznamasahara.com

ناقابل تصور تنوع کے باوجود ہندوستان کے خمیر میں شمولیت کا عنصر

ہندوستانی روایت کا بڑا حصہ مکالمہ پر مبنی۔ اردو یونیورسٹی میں داراشکوہ پر بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال و دیگر کے خطاب

حیدرآباد۔ (ایس این بی/ای میل) ہندوستان کے لوگوں کی دعاء ہوتی ہے کہ سب کا بھلا ہو۔ سب ایک ہیں۔ سب کو اللہ اور ایشور نے بنایا ہے۔ داراشکوہ نے اسے سمجھا اور لوگوں تک پہنچایا۔ دنیا میں ہر ملک اپنی ایک علیحدہ خصوصیت رکھتا ہے۔ ہندوستان واحد ملک ہے جو ناقابل تصور اور لامحدود تنوع کے باوجود اپنے خمیر میں شمولیت کا عنصر رکھتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر کرشنا گوپال، ممتاز اسکالر، داراشکوہ اسٹڈیز نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے "مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریۂ صلح کل کی مشعل راہ" کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ جناب ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو سرپرست تھے۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال نے کہا کہ ہمارا ارادہ تھا کہ داراشکوہ کا کام یکجا ہو جائے اور اس کا ترجمہ اردو میں ہو جائے۔ ہندوستانی روایت کا بڑا حصہ مکالمہ پر مبنی ہے۔ اس سے قبل کسی نے کیا ہو اس کی اطلاع نہیں ملتی۔ داراشکوہ نے ہندو مسلم دونوں میں مکالمہ کا آغاز کیا۔ اس نے دراصل مکالمہ کی روایت بحال کی۔ اسکے بعد اس نے بنارس، دہلی، آگرہ، لاہور، سری نگر میں لائبریریاں قائم کیں۔ جناب ممتاز علی، چانسلر، مانو نے کہا کہ اس طرح کی مزید کانفرنسیں ہونی چاہئیں جس میں مکالمہ ہو اور مختلف موضوعات پر بحث ہو۔ مجمع البحرین کانفرنس کے بعد امید ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھیں گے اور اس بارے میں سوچیں گے کہ کس طرح امن و آشتی کا ماحول فروغ پائے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میری کئی شناختیں ہو سکتی ہیں جیسے میں الہ آباد، بنارس، دہلی میں رہا اور آج یہاں حیدرآباد میں مانو میں ہوں۔ لیکن میں جب کہیں باہر جاتا ہوں تو میری ایک ہی ایک شناخت ہوتی ہے کہ میں ہندوستانی ہوں۔ یہی میری اصل شناخت ہے۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے کہا کہ اگر اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو پہلے خود کو پہچانو۔ انسان اللہ کا خلیفہ ہے۔ ہندوازم کے مطابق بھی آتمائیں پرماتما میں مل جاتی ہیں۔ داراشکوہ علم کا پیاسہ تھا۔ اس نے جہاں سے علم ملا، اسے لے لیا اور پھر مجمع البحرین لکھی۔ اس کانفرنس کے مقالوں پر مبنی جب کتاب شائع ہوگی تو اس سے لوگوں میں بیداری آئیگی۔ انہوں نے یہاں موجود وائس چانسلرس سے درخواست کی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں مذہبی تقابلی مطالعات کے شعبہ قائم کریں۔ پروفیسر فیضان مصطفیٰ، وائس چانسلر، نلسار یونیورسٹی آف لاء، حیدرآباد نے کہا کہ داراشکوہ نے دلیل بنائی کہ ریاست کا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کیساتھ کس طرح رشتہ ہوگا۔ یہی سیکولرزم ہے۔ مجمع البحرین میں داراشکوہ نے کہا تھا کہ یہ کتاب خود اس کے لیے ہے کیوں کہ وہ بادشاہ بننے والا تھا، اس کے اہل خانہ کے لیے ہے جو آگے چل کر گورنر وغیرہ بنیں گے اور ریاست کو چلائیں گے اور صوفیوں کے لیے۔ داراشکوہ نے جو لکھا اس سے قبل چچا نامہ میں 712 میں ہندوؤں کو اہل کتاب قرار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مغلوں سے قبل مسلم حکمرانوں نے بھی مقامی ہندوؤں کو اہم مقام دیا تھا۔ مالگزاری میں عمومی طور پر مسلم حکمرانوں کے پاس ہندو وزراء ہوا کرتے تھے۔ پروفیسر ٹی وی کٹی منی، وائس چانسلر، سنٹرل یونیورسٹی آف آندھرا پردیش نے کہا کہ ترجمہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے روزگار کا۔ داراشکوہ بادشاہ تو نہیں بنا، لیکن وہ فن، فلسفہ، ادب و علم کا بادشاہ بنا۔ آج ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ دو مذہبوں کے درمیان کس طرح پل بنایا جا سکتا ہے، اس پر مباحثے ہوتے رہے ہیں لیکن اس پل کی بنیاد داراشکوہ نے ڈالی تھی۔ ڈاکٹر میر اصغر حسین، سابق ڈائرکٹر، یونیسکو نے کہا کہ داراشکوہ نے حکومت میں کامیابی تو حاصل نہیں کی لیکن اس کا مشن آج بھی معنی رکھتا ہے۔ مانو اس کے مشن کو آگے کتابوں کے ترجمے کے ذریعہ بڑھا سکتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اردو کو ختم کیا جا رہا ہے جب کہ زبان دریا کی طرح ہوتی ہے۔ اسے روکا نہیں جا سکتا۔ اس موقع پر این سی پی یو ایل کی شائع کی گئی کتاب "دیوانِ داراشکوہ" کا اجراء عمل میں آیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز نے خیر مقدم کیا، کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ ابتداء میں داراشکوہ پر ایک ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔

Sakshi
28 JUL 2022

భారతదేశ ఔన్నత్యం ఎనలేనిది

దారా షికో స్టడీస్ స్కాలర్ డాక్టర్ కృష్ణగోపాల్

కార్యక్రమంలో మాట్లాడుతున్న దారాషికో స్టడీస్ ప్రఖ్యాత స్కాలర్ డా.కృష్ణగోపాల్

రాయదుర్గం: భారతదేశం అందరినీ అక్కున చేర్చుకునే పుణ్యభూమి అని, దేశ ఔన్నత్యం ఎనలేనిది అని దారా షికో స్టడీస్ ప్రఖ్యాత స్కాలర్ డాక్టర్ కృష్ణగోపాల్ పేర్కొన్నారు. ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో పర్షియన్ డిపార్ట్‌మెంట్, సెంట్రల్ ఏషియన్ స్టడీస్ సంయుక్తంగా నిర్వహించిన అంతర్జాతీయ సదస్సు ముగింపు సమావేశానికి ఆయన ముఖ్య అతిథిగా విచ్చేశారు. ఈ సందర్భంగా ఆయన ఎన్‌సీపీయూఎల్ ప్రచురించిన 'దీవాన్-ఏ-దారాషికో' అనే పుస్తకాన్ని ఆవిష్కరించారు. అనంతరం జరిగిన సమావేశంలో ఆయన మాట్లాడుతూ సమగ్రతను ప్రోత్సహించే ఏకైక దేశం భారతదేశమేనన్నారు. కార్యక్రమంలో ఎన్‌సీపీయూఎల్ డైరెక్టర్ ప్రొఫెసర్ అక్విల్ అహ్మద్, నల్సార్ యూనివర్సిటీ వైస్ చాన్స్‌లర్ ప్రొఫెసర్ ఫైజాన్ ముస్తఫా, ఏపీ సెంట్రల్ ట్రైబల్ యూనివర్సిటీ వైస్‌చాన్స్‌లర్ ప్రొఫెసర్ టీవీ కట్టిమణి, యునెస్కో ఈడీ/ఈవీఎస్ మాజీ డైరెక్టర్ డాక్టర్ మీర్ అస్గర్ హుస్సేన్ ప్రసంగించారు.

روزنامہ الحیات 28-07-2022

قابل تصور تنوع کے باوجود ہندوستان کے خمیر میں شمولیت کا عنصر

میں داراشکوہ پر بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال و دیگر کے خطاب

الحیات نیوز سروس

رآباد، 27 جولائی: ہندوستان کے دعا ہوتی ہے کہ سب کا بھلا ہو۔ ہیں۔ سب کو اللہ اور ایشور نے۔ داراشکوہ نے اسے سمجھا اور لوگوں چایا۔ دنیا میں ہر ملک اپنی ایک وصیت رکھتا ہے۔ ہندوستان واحد ہے جو ناقابل تصور اور لامحدود تنوع ود اپنے خمیر میں شمولیت کا عنصر۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر کرشنا متاز اسکالر، داراشکوہ اسٹڈیز نے نا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبہ ٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو جانب سے "مجمع البحرین داراشکوہ ور روحانی نظریہ صلح کل کی مشعل راہ" ع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس امی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیتے یا۔ جناب ممتاز علی (شری ایم)، و سرپرست تھے۔ جبکہ پروفیسر سید ن، وائس چانسلر نے صدارت ر کرشنا گوپال نے کہا کہ ہمارا ارادہ اشکوہ کا کام یکجا ہوجائے اور اس کا ردو میں ہوجائے۔ ہندوستانی ا بڑا حصہ مکالمہ پر مبنی ہے۔ اس سے قبل کسی نے کیا ہو اس کی اطلاع نہیں ملتی۔ داراشکوہ نے ہندو مسلم دونوں میں مکالمہ کا آغاز کیا۔ اس نے دراصل مکالمہ کی روایت بحال کی۔ اس کے بعد اس نے بنارس، دہلی، آگرہ، لاہور، سری نگر میں لائبریریاں قائم کیں۔ جناب ممتاز علی، چانسلر، مانو نے کہا کہ اس طرح کی مزید کانفرنسیں ہونی چاہئیں جس میں مکالمہ ہو اور مختلف موضوعات پر بحث ہو۔ مجمع البحرین کانفرنس کے بعد امید ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھیں گے اور اس بارے میں سوچیں گے کہ کس طرح امن و آشتی کا ماحول فروغ پائے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میری کئی شناختیں ہوسکتی ہیں جیسے میں الہ آباد، بنارس، دہلی میں رہا اور آج یہاں حیدرآباد میں مانو میں ہوں۔ لیکن میں جب کہیں باہر جاتا ہوں تو میری ایک ہی ایک شناخت ہوتی ہے کہ میں ہندوستانی ہوں۔ یہی میری اصل شناخت ہے۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان نئی دہلی نے کہا کہ اگر اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو پہلے خود کو پہچانو۔ انسان اللہ کا خلیفہ ہے۔ ہندو ازم کے مطابق بھی آتمائیں پرماتما میں مل جاتی ہیں۔ داراشکوہ علم کا پیاسا تھا۔ اس نے جہاں سے علم ملا اسے لے لیا اور پھر مجمع البحرین لکھی۔ اس کانفرنس کے مقالوں پر مبنی جب کتاب شائع ہوگی تو اس سے لوگوں میں بیداری آئے گی۔ انہوں نے یہاں موجود وائس چانسلرس سے درخواست کی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں مذہبی تقابلی مطالعات کے شعبہ قائم کریں۔ پروفیسر فیضان مصطفی، وائس چانسلر، نلسار یونیورسٹی آف لاء، حیدرآباد نے کہا کہ داراشکوہ نے دلیل بنائی کہ ریاست کا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ کس طرح رشتہ ہوگا۔ یہی سیکولرزم ہے۔ مجمع البحرین میں داراشکوہ نے کہا تھا کہ یہ کتاب خود اس کے لیے ہے کیوں کہ وہ بادشاہ بننے والا تھا، اس کے اہل خانہ کے لیے ہے جو آگے چل کر گورنر وغیرہ بنیں گے اور ریاست کو چلائیں گے اور صوفیوں کے لیے۔ داراشکوہ نے جو لکھا اس سے قبل چچ نامہ میں 712 میں ہندوؤں کو اہل کتاب قرار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مغلوں سے قبل مسلم حکمرانوں نے بھی مقامی ہندوؤں کو اہم مقام دیا تھا۔ مالگزاری میں عمومی طور پر مسلم حکمرانوں کے پاس ہندو وزراء ہوا کرتے تھے۔ پروفیسر ٹی وی کٹی منی، وائس چانسلر، سنٹرل یونیورسٹی آف آندھرا پردیش نے کہا کہ ترجمہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے روزگار کا۔ داراشکوہ بادشاہ تو نہیں بنا لیکن وہ فن، فلسفہ، ادب و علم کا بادشاہ بنا۔ آج ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ دو مذہبوں کے درمیان کس طرح پل بنایا جاسکتا ہے۔ اس پر مباحثے ہوتے رہے ہیں لیکن اس پل کی بنیاد داراشکوہ نے ڈالی تھی۔ ڈاکٹر میر اصغر حسین، سابق ڈائرکٹر، یونیسکو نے کہا کہ داراشکوہ نے حکومت میں کامیابی تو حاصل نہیں کی لیکن اس کا مشن آج بھی معنی رکھتا ہے۔ مانو اس کے مشن کو آگے کتابوں کے ترجمہ کے ذریعہ بڑھا سکتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اردو کو ختم کیا جارہا ہے جب کہ زبان دریا کی طرح ہوتی ہے۔ اسے روکا نہیں جاسکتا۔ اس موقع پر این سی پی یو ایل کی شائع کی گئی کتاب "دیوان داراشکوہ" کا اجراء عمل میں آیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز نے خیر مقدم کیا، کاروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ ابتداء میں داراشکوہ پر ایک ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔

Aadab Telangana, 28-07-2022

ناقابل تصور تنوع کے باوجود ہندوستان کے خمیر میں شمولیت کا عنصر

مانو میں داراشکوہ پر بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 27رجولائی (پریس نوٹ) ہندوستان کے لوگوں کی دعاء ہوتی ہے کہ سب کا بھلا ہو۔ سب ایک ہیں۔ سب کو اللہ اور ایشور نے بنایا ہے۔ داراشکوہ نے اسے سمجھا اور لوگوں تک پہنچایا۔ دنیا میں ہر ملک اپنی ایک علیحدہ خصوصیت رکھتا ہے۔ ہندوستان واحد ملک ہے جو ناقابل تصور اور لامحدود تنوع کے باوجود اپنے خمیر میں شمولیت کا عنصر رکھتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر کرشنا گوپال، ممتاز اسکالر، داراشکوہ اسٹڈیز نے آج مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے "مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریۂ صلح کل کی مشعل راہ" کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ جناب ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو سرپرست تھے۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال نے کہا کہ ہمارا ارادہ تھا کہ داراشکوہ کا کام یکجا ہو جائے اور اس کا ترجمہ اردو میں ہو جائے۔ ہندوستانی روایت کا بڑا حصہ مکالمہ پر مبنی ہے۔ اس سے قبل کسی نے کیا ہو اس کی اطلاع نہیں ملتی۔ داراشکوہ نے ہندو مسلم دونوں میں مکالمہ کا آغاز کیا۔ اس نے دراصل مکالمہ کی روایت بحال کی۔ اس کے بعد اس نے بنارس، دہلی، آگرہ، لاہور، سری نگر میں لائبریریاں قائم کیں۔ جناب ممتاز علی، چانسلر، مانو نے کہا کہ اس طرح کی مزید کانفرنسیں ہونی چاہئیں جس میں مکالمہ ہو اور مختلف موضوعات پر بحث ہو۔ مجمع البحرین کانفرنس کے بعد امید ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھیں گے اور اس بارے میں سوچیں گے کہ کس طرح امن و آشتی کا ماحول فروغ پائے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میری کئی شناختیں ہو سکتی ہیں جیسے میں الہ آباد، بنارس، دہلی میں رہا اور آج یہاں حیدرآباد میں مانو میں ہوں۔ لیکن میں جب کہیں باہر جاتا ہوں تو میری ایک ہی ایک شناخت ہوتی ہے کہ میں ہندوستانی ہوں۔ یہی میری اصل شناخت ہے۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے کہا کہ اگر اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو پہلے خود کو پہچانو۔ انسان اللہ کا خلیفہ ہے۔ ہندوازم کے مطابق بھی آتمائیں پرماتما میں مل جاتی ہیں۔ داراشکوہ علم کا پیاسہ تھا۔ اس نے جہاں سے علم ملا، اسے لے لیا اور پھر مجمع البحرین لکھی۔ اس کانفرنس کے مقالوں پر مبنی جب کتاب شائع ہوگی تو اس سے لوگوں میں بیداری آئے گی۔ انہوں نے یہاں موجود وائس چانسلرس سے درخواست کی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں مذہبی تقابلی مطالعات کے شعبہ قائم کریں۔ پروفیسر فیضان مصطفیٰ، وائس چانسلر، نلسار یونیورسٹی آف لاء، حیدرآباد نے کہا کہ داراشکوہ نے دلیل بنائی کہ ریاست کا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ کس طرح رشتہ ہوگا۔ یہی سیکولرزم ہے۔ مجمع البحرین میں داراشکوہ نے کہا تھا کہ یہ کتاب خود اس کے لیے ہے کیوں کہ وہ بادشاہ بننے والا تھا، اس کے اہل خانہ کے لیے ہے جو آگے چل کر گورنر وغیرہ بنیں گے اور ریاست کو چلائیں گے اور صوفیوں کے لیے۔ داراشکوہ نے جو لکھا اس سے قبل چچنامہ میں 712 میں ہندوؤں کو اہل کتاب قرار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مغلوں سے قبل مسلم حکمرانوں نے بھی مقامی ہندوؤں کو اہم مقام دیا تھا۔ مالگزاری میں عمومی طور پر مسلم حکمرانوں کے پاس ہندو وزراء ہوا کرتے تھے۔ پروفیسر ٹی وی کٹی منی، وائس چانسلر، سنٹرل یونیورسٹی آف آندھرا پردیش نے کہا کہ ترجمہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے روزگار کا۔ داراشکوہ بادشاہ تو نہیں بنا، لیکن وہ فن، فلسفہ، ادب و علم کا بادشاہ بنا۔

ESTD. 2015
HYDERABAD

THE
FREEDOM PRESS
HONEST JOURNALISM

THURSDAY, 28TH JULY, 2022
VOL- 7 | ISSUE - 204 | PAGES 8 | ₹3/-

International Conference on Dara Shikoh concludes at MANUU

TFP/FAROOQ KHAN

Hyderabad, July 27: Every country in the world boasts its exclusiveness. However, India is the only country which encourages inclusiveness despite its unimaginable and infinite diversity. Large part of Indian literature is based on dialogue. Dara Shikoh only restarted the stalled dialogue process.

He also established libraries in Banaras, Delhi, Agra, Lahore, Srinagar. These views were expressed by Dr. Krishna Gopal, Eminent Scholar, Dara Shikoh Studies while delivering keynote address on Wednesday at the valedictory of two day International Conference at Maulana Azad National Urdu University (MANUU). The Book "Deewan-e-Dara Shikoh" published by NCPUL was also released by Dr. Krishna Gopal. Mr. Mumtaz Ali, Chancellor was the Chief Patron and Prof. Syed Ainul Hasan, Vice-Chancellor presided over.

The conference "Majma-ul-Bahrain of Dara Shikoh Harbinger of Pluralistic Approach towards Religion and Spirituality" organized by Department of Persian & Central Asian Studies (DP&CAS), MANUU was supported by National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL). The speakers in the two day conference spoke about the different aspects of the multi-faceted personality of the Mughal Prince.

Continuing his address as the chief guest, Dr. Krishna Gopal said God created all human beings and Dara Shikoh conveyed this message.

Thursday 28-07-2022
epaper.sadaehussaini.com

ناقابل تصور تنوع کے باوجود ہندوستان کے خمیر میں شمولیت کا عنصر

مانو میں داراشکوہ پر بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال و دیگر کے خطاب

حیدرآباد، 27 / جولائی (پریس نوٹ) ہندوستان کے لوگوں کی دعاء ہوتی ہے کہ سب کا بھلا ہو۔ سب ایک ہیں۔ سب کو اللہ اور ایشور نے بنایا ہے۔ داراشکوہ نے اسے سمجھا اور لوگوں تک پہنچایا۔ دنیا میں ہر ملک اپنی ایک علیحدہ خصوصیت رکھتا ہے۔ ہندوستان واحد ملک ہے جو ناقابل تصور اور لامحدود تنوع کے باوجود اپنے خمیر میں شمولیت کا عنصر رکھتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر کرشنا گوپال، ممتاز اسکالر، داراشکوہ اسٹڈیز نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز اور این سی پی یو ایل کی جانب سے ''مجمع البحرین داراشکوہ: مذہبی اور روحانی نظریہ صلح کل کی مشعل راہ'' کے موضوع پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے کیا۔ جناب ممتاز علی (شری ایم)، چانسلر مانو سرپرست تھے۔ جبکہ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارت کی۔ ڈاکٹر کرشنا گوپال نے کہا کہ ہمارا ارادہ تھا کہ داراشکوہ کا کام یکجا ہوجائے اور اس کا ترجمہ اردو میں ہوجائے۔ ہندوستانی روایت کا بڑا حصہ مکالمہ پر مبنی ہے۔ اس سے قبل کسی نے کیا ہو اس کی اطلاع نہیں ملتی۔ داراشکوہ نے ہندو مسلم دونوں میں مکالمہ کا آغاز کیا۔ اس نے دراصل مکالمہ کی روایت بحال کی۔ اس کے بعد اس نے بنارس، دہلی، آگرہ، لاہور، سری نگر میں لائبریریاں قائم کیں۔ جناب ممتاز علی، چانسلر، مانو نے کہا کہ اس طرح کی مزید کانفرنسیں ہونی چاہئیں جس میں مکالمہ ہو اور مختلف موضوعات پر بحث ہو۔ مجمع البحرین کانفرنس کے بعد امید ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھیں گے اور اس بارے میں سوچیں گے کہ کس طرح امن و آشتی کا ماحول فروغ پائے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے صدارتی خطاب میں کہا کہ میری کئی شناختیں ہوسکتی ہیں جیسے میں الہ آباد، بنارس، دہلی میں رہا اور آج یہاں حیدرآباد میں مانو میں ہوں۔ لیکن میں جب کہیں باہر جاتا ہوں تو میری ایک ہی ایک شناخت ہوتی ہے کہ میں ہندوستانی ہوں۔ یہی میری اصل شناخت ہے۔ ڈاکٹر شیخ عقیل احمد، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے کہا کہ اگر اللہ کو پہچاننا چاہتے ہو تو پہلے خود کو پہچانو۔ انسان اللہ کا خلیفہ ہے۔ ہندوازم کے مطابق بھی آتمائیں پرماتما میں مل جاتی ہیں۔ داراشکوہ علم کا پیاسہ تھا۔ اس نے جہاں سے علم ملا اسے لے لیا اور پھر مجمع البحرین لکھی۔ اس کانفرنس کے مقالوں پر مبنی جب کتاب شائع ہوگی تو اس سے لوگوں میں بیداری آئے گی۔ انہوں نے یہاں موجود وائس چانسلرس سے درخواست کی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹیوں میں مذہبی تقابلی مطالعات کے شعبہ قائم کریں۔ پروفیسر فیضان مصطفی، وائس چانسلر، نلسار یونیورسٹی آف لاء، حیدرآباد نے کہا کہ داراشکوہ نے دلیل بنائی کہ ریاست کا مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ کس طرح رشتہ ہوگا۔ یہی سیکولرزم ہے۔ مجمع البحرین میں داراشکوہ نے کہا تھا کہ یہ کتاب خود اس کے لیے ہے کیوں کہ وہ بادشاہ بننے والا تھا، اس کے اہل خانہ کے لیے ہے جو آگے چل کر گورنر وغیرہ بنیں گے اور ریاست کو چلائیں گے اور صوفیوں کے لیے۔ داراشکوہ نے جو لکھا اس سے قبل چچ نامہ میں 712 میں ہندوؤں کو اہل کتاب قرار دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مغلوں سے قبل مسلم حکمرانوں نے بھی مقامی ہندوؤں کو اہم مقام دیا تھا۔ مالگزاری میں عموی طور پر مسلم حکمرانوں کے پاس ہندو وزراء ہوا کرتے تھے۔ پروفیسر ٹی وی کٹی منی، وائس چانسلر، سنٹرل یونیورسٹی آف آندھرا پردیش نے کہا کہ ترجمہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے روزگار کا۔ داراشکوہ بادشاہ تو نہیں بنا، لیکن وہ فن، فلسفہ، ادب و علم کا بادشاہ بنا۔ آج ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ دو مذہبوں کے درمیان کس طرح پل بنایا جاسکتا ہے۔ اس پر مباحثے ہوتے رہے ہیں لیکن اس پل کی بنیاد داراشکوہ نے ڈالی تھی۔ ڈاکٹر میر اصغر حسین، سابق ڈائرکٹر، یونیسکو نے کہا کہ داراشکوہ نے حکومت میں کامیابی تو حاصل نہیں کی لیکن اس کا مشن آج بھی معنی رکھتا ہے۔ مانو اس کے مشن کو آگے کتابوں کے ترجمہ کے ذریعہ بڑھا سکتی ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اردو کو ختم کیا جارہا ہے جب کہ زبان دریا کی طرح ہوتی ہے۔ اسے روکا نہیں جاسکتا۔ اس موقع پر این سی پی یو ایل کی شائع کی گئی کتاب ''دیوان داراشکوہ'' کا اجراء عمل میں آیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، صدر شعبۂ فارسی و سنٹرل ایشین اسٹڈیز نے خیر مقدم کیا، کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔

standardpost. 28-07-2022

India is a land of inclusiveness : Dr. Krishna Gopal

International Conference on Dara Shikoh concludes at MANUU

(Standard Post, Bureau)

Hyderabad, July 27 : Every country in the world boasts it's exclusiveness. However, India is the only country which encourages inclusiveness despite it's unimaginable and infinite diversity. Large part of Indian literature is based on dialogue. Dara Shikoh only restarted the stalled dialogue process. He also established libraries in Banaras, Delhi, Agra, Lahore, Srinagar. These views were expressed by Dr. Krishna Gopal, Eminent Scholar, Dara Shikoh Studies while delivering keynote address today at the valedictory of two day International Conference at Maulana Azad National Urdu University (MANUU). The Book "Deewan-e-Dara Shikoh" published by NCPUL was also released by Dr. Krishna Gopal. Mr. Mumtaz Ali, Chancellor was the Chief Patron and Prof. Syed Ainul Hasan, Vice-Chancellor presided over.

The conference "Majma-ul-Bahrain of Dara Shikoh Harbinger of Pluralistic Approach towards Religion and Spirituality" organized by Department of Persian & Central Asian Studies (DP&CAS), MANUU was supported by National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL). The speakers in the two day conference spoke about the different aspects of the multi-faceted personality of Mughal Prince.

Continuing his address as the chief guest, Dr. Krishna Gopal said God created all human beings and Dara Shikoh conveyed this message. We want to be separate but it creates discord that's why we must embrace inclusion. Organizations like United Nations, UNESCO are looking for a way to remedy the separatism spread in the world, he added. Mr. Mumtaz Ali pointed that Majma-ul-Bahrain brings our minds together to think and find out solution so that we can live in peace. He thanked and wished MANUU to conduct more conference as dialogue is a very important way to discuss our thoughts.

Prof. Ainul Hasan said human beings are highly ambitious. Today ambition is leading to disastrous situation, we should stop and discourage it. We carry several identities, but biggest identity should be Indian. On one hand when I reveal several identities such as mother tongue, religion, birth place, education etc., I carry one particular soul identity as an Indian and Krishna Gopal ji rightly said that let us not fight it out rather we should enjoy our identity, he said.

Prof. Aquil Ahmad, Director, NCPUL, Prof. Faizan Mustafa, Vice-Chancellor, NALSAR University, Prof. T V Kattimani, Vice-Chancellor, Central Tribal University of AP and Dr. Mir Asghar Hussain, Former Director, ED/EPS, UNESCO, Paris also spoke.

The Conference Director, Prof. Shahid Naukhez Azmi, Head, DP&CAS welcomed and proposed vote of thanks. Earlier, a documentary was also presented on the occasion.

Urdu Action, Bhopal, 28-07-2022

ناقابل تصور تنوع کے باوجود ہندوستان کے خمیر میں شمولیت کا عنصر

مانو میں داراشکوہ پر بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام، ڈاکٹر کرشنا گوپال و دیگر کے خطاب

ap DIRECT Believe in free mind
THE HINDU

India is a land of inclusiveness: scholar

Every country boasts its exclusiveness but India is the only country that encourages inclusiveness despite its unimaginable and infinite diversity, said eminent scholar from Dara Shikoh Studies Krishna Gopal.

Delivering the keynote address at the valedictory of the two-day international conference at Maulana Azad National Urdu University (MANUU) on Wednesday, he said that a large part of Indian literature was based on dialogue. “Dara Shikoh restarted the stalled dialogue process and also established libraries in Benaras, Delhi, Agra, Lahore, and Srinagar,” he said.

The conference “Majma-ul-Bahrain of Dara Shikoh Harbinger of Pluralistic Approach towards Religion and Spirituality” organised by the Department of Persian & Central Asian Studies (DP&CAS), MANUU, was supported by the National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL).

The book “Deewan-e-Dara Shikoh” published by NCPUL was also released by the guest. Chancellor Mumtaz Ali was the chief patron and Vice-Chancellor Syed Ainul Hasan presided over the conference, where the participants spoke on different aspects of the multi-faceted personality of the Mughal Prince.

Dr. Krishna Gopal said that God created all human beings and Dara Shikoh conveyed this message. “We want to be separate but it creates discord and that’s why we must embrace inclusion. Organisations like United Nations and UNESCO are looking for a way to remedy the separatism spread in the world,” he added.

Mr. Mumtaz Ali pointed out that Majma-ul-Bahrain brings our minds together to think and find out solutions so that we can live in peace. Prof. Ainul Hasan said that we carry several identities, but the biggest identity should be Indian.

“On one hand when I reveal several identities based on mother tongue, religion, birthplace, and education, I carry one particular soul identity as an Indian”, he said.

سیاست
The Siasat Daily

India is a land of inclusiveness, asserts Dr. Krishna Gopal at the conclusion of global conference on Dara Shikoh

News Desk | Published: 27th July 2022 9:29 pm IST

Dr. Krishna Gopal addressing. (L-R) Dr. Mir Asghar Hussain,Prof. Aquil Ahmad, Mr. Mumtaz Ali, Prof. Syed Ainul Hasan, Prof. Faizan Mustafa, Prof. T V Kattimani also seen. Prof. Shahid Naukhez Azmi behind.

Hyderabad: India is the only country with unimaginable and infinite diversity that encourages inclusiveness. A large part of Indian literature is based on dialogue. Dara Shikoh, elder son of Mughal Emperor Shahjahan is responsible for restarting the process of dialogue which had remained stalled. He established libraries in Banaras, Delhi, Agra, Lahore and Srinagar.

These views were expressed by Dr. Krishna Gopal, eminent scholar and expert on Dara Shikoh Studies while speaking on Wednesday at the valedictory function of the two-day International Conference at Maulana Azad National Urdu University (MANUU).

The Book Deewan-e-Dara Shikoh published by NCPUL was released by Dr. Krishna Gopal.

Mumtaz Ali, Chancellor was the Chief Patron and Prof. Syed Ainul Hasan, Vice-Chancellor presided over the function.

The conference Majma-ul-Bahrain of Dara Shikoh, Harbinger of Pluralistic Approach towards Religion and Spirituality was organized by Department of Persian & Central Asian Studies, (DP&CAS), MANUU was supported by Delhi-based National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL). The speakers at the conference spoke about the different aspects of the multi-faceted personality of the Mughal Prince.

Dr. Gopal said God created all humans. Dara Shikoh conveyed this message. “We want to be separate but it creates discord that’s why we must embrace inclusion. Organizations like United Nations, UNESCO are looking for a way to remedy the separatism spread all over the world,” he added.

Mumtaz Ali pointed that Majma-ul-Bahrain brings our minds together to think and find out solution so that people could live in peace.

Prof. Ainul Hasan said humans are highly ambitious which is leading to disastrous situation. “We should stop and discourage it. We carry several identities, but biggest identity should be that of an Indian. On one hand when I reveal several identities such as mother tongue, religion, birth place, education etc., I carry one particular identity as an Indian and Krishna Gopal ji has rightly said that let us not fight it out rather we should enjoy our identity,” he said.

Prof. Aquil Ahmad, Director, NCPUL, Prof. Faizan Mustafa, Vice-Chancellor, NALSAR University, Prof. T V Kattimani, Vice-Chancellor, Central Tribal University of AP and Dr. Mir Asghar Hussain, former director, ED/EPS, UNESCO, Paris also spoke.

ap DIRECT
Believe in free mind
THE HINDU

India is a land of inclusiveness: scholar

Every country boasts its exclusiveness but India is the only country that encourages inclusiveness despite its unimaginable and infinite diversity, said eminent scholar from Dara Shikoh Studies Krishna Gopal.

Delivering the keynote address at the valedictory of the two-day international conference at Maulana Azad National Urdu University (MANUU) on Wednesday, he said that a large part of Indian literature was based on dialogue. "Dara Shikoh restarted the stalled dialogue process and also established libraries in Benaras, Delhi, Agra, Lahore, and Srinagar," he said.

The conference "Majma-ul-Bahrain of Dara Shikoh Harbinger of Pluralistic Approach towards Religion and Spirituality" organised by the Department of Persian & Central Asian Studies (DP&CAS), MANUU, was supported by the National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL).

The book "Deewan-e-Dara Shikoh" published by NCPUL was also released by the guest. Chancellor Mumtaz Ali was the chief patron and Vice-Chancellor Syed Ainul Hasan presided over the conference, where the participants spoke on different aspects of the multi-faceted personality of the Mughal Prince.

Dr. Krishna Gopal said that God created all human beings and Dara Shikoh conveyed this message. "We want to be separate but it creates discord and that's why we must embrace inclusion. Organisations like United Nations and UNESCO are looking for a way to remedy the separatism spread in the world," he added.

Mr. Mumtaz Ali pointed out that Majma-ul-Bahrain brings our minds together to think and find out solutions so that we can live in peace. Prof. Ainul Hasan said that we carry several identities, but the biggest identity should be Indian.

"On one hand when I reveal several identities based on mother tongue, religion, birthplace, and education, I carry one particular soul identity as an Indian", he said.

The Siasat Daily

India is a land of inclusiveness, asserts Dr. Krishna Gopal at the conclusion of global conference on Dara Shikoh

News Desk | Published: 27th July 2022 9:29 pm IST

Dr. Krishna Gopal addressing. (L-R) Dr. Mir Asghar Hussain,Prof. Aquil Ahmad, Mr. Mumtaz Ali, Prof. Syed Ainul Hasan, Prof. Faizan Mustafa, Prof. T V Kattimani also seen. Prof. Shahid Naukhez Azmi behind.

Hyderabad: India is the only country with unimaginable and infinite diversity that encourages inclusiveness. A large part of Indian literature is based on dialogue. Dara Shikoh, elder son of Mughal Emperor Shahjahan is responsible for restarting the process of dialogue which had remained stalled. He established libraries in Banaras, Delhi, Agra, Lahore and Srinagar.

These views were expressed by Dr. Krishna Gopal, eminent scholar and expert on Dara Shikoh Studies while speaking on Wednesday at the valedictory function of the two-day International Conference at Maulana Azad National Urdu University (MANUU).

The Book Deewan-e-Dara Shikoh published by NCPUL was released by Dr. Krishna Gopal.

Mumtaz Ali, Chancellor was the Chief Patron and Prof. Syed Ainul Hasan, Vice-Chancellor presided over the function.

The conference Majma-ul-Bahrain of Dara Shikoh, Harbinger of Pluralistic Approach towards Religion and Spirituality was organized by Department of Persian & Central Asian Studies, (DP&CAS), MANUU was supported by Delhi-based National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL). The speakers at the conference spoke about the different aspects of the multi-faceted personality of the Mughal Prince.

Dr. Gopal said God created all humans. Dara Shikoh conveyed this message. "We want to be separate but it creates discord that's why we must embrace inclusion. Organizations like United Nations, UNESCO are looking for a way to remedy the separatism spread all over the world," he added.

Mumtaz Ali pointed that Majma-ul-Bahrain brings our minds together to think and find out solution so that people could live in peace.

Prof. Ainul Hasan said humans are highly ambitious which is leading to disastrous situation. "We should stop and discourage it. We carry several identities, but biggest identity should be that of an Indian. On one hand when I reveal several identities such as mother tongue, religion, birth place, education etc., I carry one particular identity as an Indian and Krishna Gopal ji has rightly said that let us not fight it out rather we should enjoy our identity," he said.

Prof. Aquil Ahmad, Director, NCPUL, Prof. Faizan Mustafa, Vice-Chancellor, NALSAR University, Prof. T V Kattimani, Vice-Chancellor, Central Tribal University of AP and Dr. Mir Asghar Hussain, former director, ED/EPS, UNESCO, Paris also spoke.